نعمتوں کی قدردانی اوران کے صحیح استعمال سے وہ قائم ودائم رہتی ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجُودِ وَالْكَرَمِ، أَسْبَغَ عَلَيْنَا وَافِرَ النِّعَمِ، وَأَمَرَنَا سُبْحَانَهُ بِشُكْرِهَا، وَنَهَانَا عَنِ الْإِسْرَافِ فِي اسْتِخْدَامِهَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ارحم الراحمین نے ہم پر اپنا وسیع فضل اور بے انتہا کرم فرمایا ہے اوراس نے ہمیں اپنی عظیم الشان نعمتیں عطا فرمائی ہیں اوران پر شکر گذاری کا حکم دیاہے چنانچہ اللہ سبحانہ کاارشادہے:(وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)[٢] اور حق تعالی کی شکر گذاری کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ عبدیت کا تعلق رکھتے ہو ،خدائے عزّوجلّ نے اسی طرح ہمیں نعمتوں کی قدردانی کا حکم دیاہے اور فضول خرچي سے منع فرمایاہے جیساکہ ارشادہے:(وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ)[٣]. اور اسراف اور فضول خرچي مت کرو بیشک اللہ تعالی

(١) النحل: ١٢٨.
(٢) النحل : ١١٤.
(٣) الأعراف : ٣١ .

اِسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ،اِسراف کا مطلب ہے حد سے تجاوز کرتے ہوئے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا،اورمال کوبے فائدہ ضائع کرنا یہ ایسا عمل ہے جسے اللہ ﷻ نے ناپسند فرمایا ہے اور رسول اکرم ﷺنے اس سے منع فرمایاہے چنانچہ ارشادہے:«إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا»اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔انہیں تین میں یہ بھی ذکر فرمایا«إِضَاعَةَ الْمَالِ»[١]. مال ضائع کرنے کوبھی(اللہ تعالی نے ناپسند فرمایاہے)بلاشبہ مال ودولت بہت عظیم نعمت ہے اس سے وہی آدمی فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوتاہے جواس پراللہ کا شکراداکرتاہے دولت کا صحیح استعمال کرتا ہے اور اس کی بہترین سرمایہ کاری کرتا ہے درحقیقت نعمتوں کے استعمال کے اعتبار سے لوگوں کی چارقسمیں ہیں جیساکہ نبی کریم ﷺنے ارشاد فرمایا ہے یہ دنیا چارقسم کے لوگوں کے لئے ہے:ان میں سب سے اول اور افضل درجے والے کا ذکرکرتے ہوئے فرمایا:مَنْ- رَزَقَهُ اللَّهُ مَالاً وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ»[٢]. (ان میں سب سے بہتر وہ بندہ ہے)جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال اور علم عطافرمایاہو پس وہ اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں تقویٰ اختیار کرتا ہو،اس کے ذریعے صلہ

(١) متفق عليه.
(٢) الترمذي: ٢٣٢٥.

رحمی کرتا ہواور اس میں سے اللہ کے حقوق کا بھی احساس رکھتا ہوپس ایسا بندہ سب سے اعلیٰ اور افضل مرتبے پر ہے

فضول خرچي سے بچنے والو! نبی کریمﷺ نے فضول خرچي کی جن صورتوں سے منع فرمایاہے ان میں کھانے پینے میں اِسراف کرنا بھی شامل ہے بلاشبہ غذاانسانی زندگی کی بنیاداور رب کریم کی عظیم نعمت ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی کماحقہ قدر کی جائے اوراسے ضائع کرنے سے بچاجائے پس گھر میں موجود افراد کے اعتبار سے ہی کھانا تیار کیاجائے نیز شادی کے ولیمے اوردوسری تقریبات کے موقع پر مدعوافراد کی ضرورت کے مطابق کھاناپکایاجائے زیادہ کھانا تیار کرکے خواہ مخواہ فضول خرچي نہ کی جائے اور اگر کبھی کھانا زائدہوجائے تو اسے غریبوں اور ضرورت مندوں پر صدقہ کردیا جائے صاحبِ جودوسخا محمد مصطفیٰﷺ کا فرمان ہے: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ»[١]. (حلال مال سے) کھاؤپیوصدقہ کرواور پہنو (یہ اس وقت تک سب جائز ہے) جب تک اس کے ساتھ اسراف اور تکبر شامل نہ ہو، اور جہاں تک پاني کا تعلق ہے تووہ زندگی کی بقاء کا راز ہے کوئی بھی جاندار پانی سے بے نیاز نہیں رہ سکتا جیساکہ باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ کا ارشاد ہے: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ)[٢]. اور ہم نے پاني سے ہر جاندار چیز پیدا کی ہے اسی لئے شریعت مطہرہ نے پانی کو

---

(١) النسائي : ٢٥٥٩، وابن ماجه : ٣٦٠٥.
(٢) الأنبياء : ٣٠.

بہت زیادہ اہمیت دی ہےاسی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیمﷺ نےاسے ضائع کرنے سے منع فرمایاہے اور اس کے استعمال میں فضول خرچي سے روکاہےگرچہ پانی کا اسراف اللہ کی اطاعت و عبادت کے دوران ہی کیوں نہ ہو چنانچہ ایک بار نبی کریمﷺنے اعضائےوضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھروضو مکمل کرکے ارشاد فرمایا:«هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ»[١]. اس طرح وضو کیاجاتا ہے پس جس شخص نے اس سے زیادہ بار دھویا اس نے براکیا حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیایعنی اس نے پانی کا غلط استعمال کیا اور جائز حد سے تجاوز کیااور پانی کوبلافائدہ ضائع کرکے ظلم کیا[٢]. رہ گئی بجلی توآج کے دور میں اس کی بھی اہمیت پانی سے کم نہیں ہے چنانچہ آج بجلی ضرورياتِ زندگی کا حصہ بن چکی ہے اس کے ذریعے مشینیں چلتی ہیں اورٹیکنالوجی کے وسائل نیزعوامی رابطے کے ذرائع کام کرتے ہیں بجلی ہی پر صنعتوں اور کارخانوں کی بنیاد ہے پس لازم ہے ہم اس کا صحیح استعمال کریں اوراس کی پائیداری اوراس کے تحفظ کی کوشش کرتے رہیں، یااللہ توہم سب کواپنی نعمتوں کا شکرگذار بنادے، نعمتوں کی قدردانی اور حفاظت کرنے والابنادے اوران کے استعمال میں احتیاط اور میانہ روی کی توفیق عطافرمادے نیزہم سب کواپنی اوراپنے نبی محمد

---

(١) النسائي: ٤٢٥ .
(٢) مطالب أولي النهى: ١/٩٧ .

ﷺ کی مکمل اطاعت کی توفیق عطافرمادے اوران کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے جنکی اطاعت کا تونے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ، إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَثَّنَا عَلَى الِاقْتِصَادِ فِي اسْتِخْدَامِ نِعَمِهِ، وَوَعَدَ الشَّاكِرِينَ بِمَزِيدِ كَرَمِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ رُسُلِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! اسلام میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے اور افراط وتفریط سے منع کیا گیا ہے چنانچہ نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کی پاکیزہ دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل ہے: «أَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى»(1). (یااللہ) میں تنگ دستی اور مالداری میں تجھ سے میانہ روی کا سؤال کرتا ہوں اعتدال سے کام لینا اور خرچ میں بیچ کی راہ اختیار کرنا بہت پاکیزہ خصلت ہے یہ آدمی کی دانائی اور فراستِ ایمانی کی علامت ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»(2). بلاشبہ راست روی، نیک سیرتی اور اعتدال پسندی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے، یعنی یہ تینوں خوبیاں انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرت وخصلت کا حصہ ہیں نعمتوں کے صحیح استعمال میں

---

(١) النسائي: ١٣٠٥.
(٢) أبو داود: ٤١٤٦.

خدائے رحمٰن کی رضامندی اور انسانوں کی راحت ہے نیز اس میں اللہ کے سامنے جوابدہی سے حفاظت ہے چنانچہ رسولِ رحمت ﷺ نے تین نجات دینے والی چیزوں کا ذکر فرمایا کہ وہ یہ ہیں: «الْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَخَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ»(١). غصے اور خوشی میں انصاف سے کام لینا، تنگدستی اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا اور باطن و ظاہر میں اللہ سے ڈرنا، یقیناً مؤمن بندہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے اور جواب دہی سے ڈرتا ہے اور وہ ہمیشہ باری تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھتا ہے: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾(٢) پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی پس مؤمن نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، ان کی حفاظت کرتا ہے، ان کا صحیح استعمال کرتا ہے، ان سے اچھی طرح فائدہ اٹھاتا ہے اور اس سلسلے میں اعتدال سے کام لیتا ہے اور یہ سب اس جذبے سے کرتا ہے تاکہ وہ بھی خدائے رحمٰن کے ان خاص بندوں میں شامل ہوجائے جن کی اس نے اس طرح تعریف کی ہے: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً﴾(٣) اور (وہ ایسے بندے ہیں کہ) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط اور تفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے، اور ہر ہر نعمت کا حق ہے کہ اس پر ہم اللہ کا شکر ادا

---

(١) الطبراني في المعجم الكبير : ٦٥١ .
(٢) التكاثر: ٨.
(٣) الفرقان : ٦٧ .

کریں ان کو اللہ کی عبادت واطاعت میں استعمال کریں ان سے دین ودنیا کا فائدہ اٹھائیں ان میں فضول خرچي سے بچیں، اور ہم اس بات کی کوشش کرتے رہیں کہ یہ نعمتیں ضائع نہ ہوں بلکہ ہمیشہ محفوظ اور باقی رہیں تاکہ آنے والی نسلیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں یہ ان کا حق ہے اور اس کی حفاظت ہم پر لازم ہے آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اِلٰہ العٰلمِیْن! ہم پر اپنی نعمتوں کو قائم ودائم رکھ اور ان سے صحیح طریقے پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما *** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.